کے تحت وارننگ ہے۔اسے پوری سنجیدگی سے لینا چاہیے۔اللہ تعالیٰ بار بار ہمیں سنبھل جانے کی یاد دہانی کراتے ہیں۔اب بھی وقت ہے کہ ہم توبہ کریں اور منکرات سے باز آ جائیں۔دیکھیں، رمضان شریف کا عشرہ رحمت، اللہ رحمٰن ورحیم جس نے رحمت اپنے اوپر واجب کر رکھی ہے اور ہم پر یہ قیامت! معلوم ہوتا ہے کہ وہ ارحم الراحمین ہم پر بڑا ہی ناراض ہے ورنہ وہ عشرہ رحمت میں اپنے غضب کا ہرگز اظہار نہ کرتا اور عشرہ رحمت کی لاج ضرور رکھتا۔میں اس بات کا داعی ہوں کہ ٹوٹے ہوئے دلوں کی ڈھارس بندھانا فرض عین ہے۔ان کی بحالی کار ثواب ہے۔

یہ امتحان کا پہلو تھا مگر اللہ تعالیٰ نے یہ زلزلہ اس لئے برپا نہیں کیا تھا کہ وہ کچھ لوگوں کو مارنا چاہتا تھا اور بعض کو یتیم، بعض کو بیوہ اور بعض کو اپاہج کرنا چاہتا تھا۔حقیقت یہ ہے کہ یہ سب کچھ ہماری عبرت کیلئے تھا اور اگر ہم نے اب بھی عبرت نہ پکڑی اور مجھے افسوس سے کہنا پڑ رہا ہے کہ ہم اس سے اب بھی غافل ہیں۔تو ہماری یہ غفلت خاکم بدہن کسی بڑی آفت کا سبب بن سکتی ہے۔

اللھم لا تقتلنا بغضبک ولا تھلکنا بعذابک (امین)

شیخ الحدیث حضرت مولانا شمس الحق ملتانی کا سانحہ ارتحال

مورخہ 29 اکتوبر بروز ہفتہ استاذ العلماء شیخ الحدیث حضرت مولانا شمس الحق ملتانی 95 سال کی عمر میں انتقال کر گئے (اناللہ وانا الیہ راجعون) شیخ مرحوم ممتاز عالم دین ہونے کے باوجود انتہائی سادہ اور بردبار شخصیت کے مالک تھے۔آپ نے 70 سال درس حدیث دیا۔آپ کے تلامذہ پاکستان کے علاوہ سعودی عرب اور کویت میں دینی خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔اور یہی مولانا مرحوم کیلئے صدقہ جاریہ ہے۔آپ نے ساری زندگی مرکزی جمعیت اہل حدیث کے پلیٹ فارم پر کام کیا۔شہید ملت علامہ احسان الٰہی ظہیرؒ، ان کے رفقاء اور امیر محترم سینٹر پروفیسر ساجد میر صاحب کے ساتھ بہت محبت رکھتے تھے۔آپ اہل ملتان کیلئے خصوصاً اور عمومی طور پر جماعت اہل حدیث کیلئے سایہ کی حیثیت رکھتے تھے آپ کی نماز جنازہ میں حاضرین کی تعداد اس قدر زیادہ تھی کہ جامعہ محمدیہ عام خاص باغ تنگ دامانی کا گلہ کر رہا تھا۔مولانا کی نماز جنازہ ان کے بیٹے مولانا محمد ابراہیم ملتانی نے پڑھائی۔رئیس الجامعہ حافظ عبدالحمید عامر نے مرکزی جامع مسجد چوک اہل حدیث میں دوسرے خطبہ جمعہ میں مولانا مرحوم کی دینی وجماعتی خدمات کو سراہا اور ان کی مغفرت کیلئے دعا کی۔